© rasailojaraid.com

ادبیات

نعرۂ مردانہ

از جناب نہالؔ سیوہاروی

زمانہ اذیت رساں ہے تو کیا ہے
مرا مدعی آسماں ہے تو کیا ہے

ہزار ایسے بارِ گراں ہوں تو کیا غم
حیات ایک بارِ گراں ہے تو کیا ہے

سلامت مرا ذوقِ ایذا پسندی
کڑی منزلِ امتحاں ہے تو کیا ہے

بڑھے جا مرے توسنِ عزم و ہمت
ہر اک گام پر ہفتخواں ہے تو کیا ہے

فضا تابکے تیرہ ساماں رہے گی
فضا پر مسلط دھواں ہے تو کیا ہے

فروغِ سحر ہے مرے ہر نفس میں
شبِ تار ظلمت فشاں ہے تو کیا ہے

ہجومِ تباہی سے میں کھیلتا ہوں
تباہی کا ہر سو نشاں ہے تو کیا ہے

ہواؤں کے تیور ہیں برہم تو کیا غم
بلاؤں کا خنجر رواں ہے تو کیا ہے

بنالوں گا ایسے ہزار آشیاں میں
اگر شعلہ زن آشیاں ہے تو کیا ہے

میں کیوں جورِ گردوں پہ گرمِ فغاں ہوں
فغاں رسمِ اہلِ جہاں ہے تو کیا ہے

ڈروں کیا جفائے زمین و زماں سے
زمیں ہے تو کیا ہے زماں ہے تو کیا ہے

مرا دیس میری امیدوں کا گلشن
اگر نذرِ جورِ خزاں ہے تو کیا ہے

بنادوں گا اک دن اسے خلدِ آدم
جہنم یہ ہندوستاں ہے تو کیا ہے

برایں جذبۂ ہمتِ خویش نازم
من آنم کہ ہر نیش را نوش سازم

© rasailojaraid.com